جلد ۱۰ | بمبئی پنجشنبہ ۲۵ جمادی الآخر ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۴ اگست ۱۹۰۵ء | نمبر ۳۲

مقدمۃ الجیش

ایک اور گیدڑ بھبکی

فرانس نے بیٹھے بٹھائے جرمنی اب کسطرح مراکو میں ہمارا رنگ جمنے نہیں دیتا اور سر سلطان مراکو کو ہماری جانب سے ایسی طرح واقف کر دیا ہے تو اب دوسری ترکیب نکالی ہے کہ ڈانٹ ڈپٹ سے کام لیں تو ممکن ہے کہ ڈرا دبا کے چنانچہ جب مراکو نے ایک مرتبہ جرمنی رئیس کو ردّ کرا کی درخواست نامنظور کی تو فرانس نے پھر بہت زور دیکر یہ مطالبہ پیش کیا ہے اور دھمکی دی ہے کہ اگر سلطان مراکو اس مطالبہ کی تعمیل سے پہلو تہی کریگا تو ہمیں مجبوراً سختی سے کام لینا پڑیگا اور بہت جلد سرحد پر ایسا کرینگے کہ جنگ کا دن ہی نہ آوے گا۔ دیکھئے یہ گیدڑ بھبکی کیا اثر رکھتی ہے

صلح روس و جاپان

آجکل صلح کے متعلق بہت ہی متضاد خبریں آرہی ہیں کبھی تو یہ سنا جاتا ہے کہ روس کا سارا زور اب گھٹ گیا متواتر شکستوں نے اوسکے اعضا چور چور کر دئے اور جاپان کی تمام شرطیں جنگ اور ڈپلو کو منظور کرنیکا ارادہ ہو گیا ہے پھر دیر ہی کیا ہے ابھی تو صلح ہوئی جاتی ہے کبھی یہ سنتے ہیں کہ زار روس کو شہنشاہ جرمن نے پھر چڑھا دیا ہے چند روز کے قبل آپس میں جو ملاقات ہوئی تھی اوسمیں شہنشاہ جرمن نے زار کو کہا کہ تم کیوں بزدل بنے جاتے ہو ذرا سی سلطنت سے تم اسطرح شکست اٹھاکر صلح کروگے تو زمانہ تمہیں کیا کہیگا اور واقعی تمہیں صلح کرنیکی کوئی ضرورت بھی نہیں جاپان خود ہی تھک گیا ہے خزانہ خالی ہو گیا ہے یہی فکر ہو گئی ہے کہ

جلد صلح ہو جائے تو آفت سے چھوٹیں

تم ذرا ہمت سے کام لو پھر دیکھو جاپان کیسی عاجزی کے ساتھ تم سے صلح کی درخواست کرتا ہے اس بچاری نے روس کو پس و پیش میں ضرور ڈالدیا اب پھر یہ سنا جا رہا ہے کہ ہم جاپان کو ایک کوڑی یا زمین کا ایک چپہ نہ دینگے جاپان کو جب اس ملاقات کا حال معلوم ہوا تو وہ بھی اڑ گیا کہ پہلے ہم کچھ نہ لیتے مگر جبکہ روس ہمکو مجبور سمجھ لیا ہے تو ہم بھی اپنی ضد پوری کرینگے غرضکہ اس وجہ سے صلح کا معاملہ کھٹائی میں پڑا ہوا ہے مگر یہی انجامات نظر آرہے ہیں کہ جاپانی شرائط بہت ہی معمولی ہیں اور ایک مفتوح قوم کو ان سے انکار کرنیکی کوئی وجہ نہیں اور جاپان کو ان شرائط میں ہرگز تخفیف نہیں کرنی چاہئے اب دیکھنا یہ ہے کہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہے

منظفر آباد کا اسلامی جلسہ

دو تین مہینوں سے تیاریاں ہو رہی تھیں- خون کا پسینہ پسینہ کا پیشاب اور پیشاب کا خون کیا جاتا تھا بیچارے خانصاحب ابراہیم حافظ نے چلتے چلتے دو تین دیسی بوٹ کی جوتیاں گھس ڈالیں زمین کے چلین بن گئے- سلام کرتے کرتے اور مزاج سر پیچ پوچھتے پوچھتے زبان تھکا ڈالی تب کہیں جاکے معاملہ رو براہ ہوا اور ہوا تو یہ ہوا کہ بیسیوں بڈھے بیٹیوں کی آرزوؤں کا خون ہو گیا۔ کاتب خان اور ڈاکٹر میاں فہیم کی مثل صادق آئی بیچارے کارباری لوگ جن سیٹھ کے پاس جائیں وہ گول گول دیدے پر عینک چڑھا کر فہرست کا پرچہ خوب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھیں اور پوچھیں یہ مجلس کون کرتا ہے اور تمکو اس سے کیا تعلق ہے؟ کارباری جواب میں کہیں کہ وفاداری کا جوش اور خیر خواہی کی جو مجھے مسلمانوں کی بہبودی کے خیال سے ہم ہی کو خیال آیا کہ ایک اسلامی جلسہ کریں ہم جلسہ کے انتظام کرنے والے اور ہم جلسہ کے سکریٹری- تو سیٹھ جی کہیں کہ ماشاء اللہ یہ منہ اور مسور کی دال- تم بندوبست کرتے ہو تو پھر یہاں کیوں آئے- کارباری کہیں کہ ہم ٹھہرے غریب آدمی- اس میں چاہئے روپے۔ اور دوسرا یہ کہ محلہ کے متولیوں اور مسجد کے اماموں پر جو زور آپ کا پڑے گا وہ ہمارا نہیں پڑ سکتا۔ تو وہ حضرت کہنے لگے کہ ہاں یہ تو تم جانتے ہو کہ متولیوں اور پیش اماموں پر ہمارا زور نہیں پڑے گا- مگر یہ تم نے نہیں سوچا کہ شہر کے مسلمان جیسے بارسٹروں آنربیلوں لیڈروں وکیلوں اور بڑے بڑے مشہور لوگوں پر ہمارا زور کس طرح پڑیگا اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ

مسلمانوں کا جلسہ

ہو- اور شاندار جلسہ ہو- تو تم اس میں سے اس طرح الگ ہو جاؤ جیسے مسکہ میں سے بال نکل جاتا ہے-

کارباری کہنے لگے اچھا جیسا آپ کا حکم- مگر ہم نے اتنے دنوں محنت کی ہے اوسکا بھی کچھ خیال آپ کو چاہیئے-

انہوں نے کہا جلسہ میں کچھ لٹھ بیٹھنے والے نہیں ہیں- جو تمہارا خیال کیا جائے- بس صلاح یہی ہے کہ تم دوڑ دھوپ کرتے رہو- مگر اپنا نام اس فہرست سے نکال دو-

مجبوراً قبول کرنا پڑا- قوم کے بڑے بڑے لقمان جی جو تھے وہ کہنے لگے کہ مسلمانوں کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ اس عام جلسہ سے مل کر سب کام کریں جو ... صاحب کی سرپرستی میں ہوا تھا- اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا راگ بہت مضر ہے-

کچھ لوگ تو اس سے رک گئے بعض آرزو مندان خطاب اس فکر میں لگے کہ ہم اس جلسہ کے پریسیڈنٹ ہوں- قاضی اور مفتی اور مولوی اور حکیم سبھی اس فکر میں پڑ گئے- جلسہ میں دس بیس آدمی آئے کارروائی شروع ہوئی سدا سکریٹری مقرر ہوئے- اور چیئرمین نے کہا کہ

صاحبان مجلس! آج کا کھیل ملتوی ہوا- یہی کھیل اسی اسٹیج پر آئندہ ہفتہ کو نئی سینری کے ساتھ دکھایا جائیگا جبکہ آپ لوگ جو نئے ... کی کسی روز بھی ضرور تشریف لانا اور ... آپ سین گرا

ہائے لارڈ کرزن

اب سے سات برس پہلے جب مسٹر کرزن کے اعلیٰ منصب حکومت ہندوستان پر سرفراز ہونے کی خبر آئی تھی تو انگریزی اور دیسی دونوں اخباروں میں وہ ٹوپیاں اچھالی اور چوتڑ پیٹے جاتے تھے اور ملکی بہتری کی وہ وہ خوشگوار امیدیں بیچارے ناکردہ گناہ مسٹر کرزن کی ذات سے وابستہ کیجاتی تھیں گویا ہر ہندوستانی اب شہنشاہ ہفت اقلیم ہوا جاتا ہے- خوشامدین کی ڈکشنری میں کوئی صفت کا لفظ باقی ہی نہیں رہا تھا- موافق و مخالف سبھی کو یقین تھا کہ ایسا لایق حکمران اپنے خیالات کو عملی صورت میں لانا چاہے تو ہندوستان اور ہندوستانیوں کی کایا پلٹ ہو جانا کیا بڑی بات ہے- ہاں بعض قدامت اور عالی خاندانی کے قدردان دبی زبان سے اگر مگر کئے جاتے تھے کیونکہ ایک طرف تو ہندوستانی والیان ریاست کا سلسلہ سورج اور چاند سے مل جاتا ہے اور دوسری طرف زمین کا پودہ ہوا ان حضرت دکھائی دیتا تھا- ان سوچ بچاریوں کو بقول ع عاقلان تسلیم کردند اختیار- سر تسلیم خم کرنا ہی پڑیگا- جو انکی خاندانی عظمت و وقار پر ایک بدنما دھبہ ہو گا مگر یہ سچی است بعض تعلیم یافتہ گروہ تعلیم و قابلیت کا لحاظ کرکے کہتا تھا ع کو درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست ÷ تاہم انگلستانی بزرگان کمپنی نے مشرقی طبایع کا لحاظ اور اس عظیم الشان منصب کی اہمیت پر نظر کرکے مسٹر کرزن کو خاص طور پر لارڈ کرزن بنا ہی دیا- لارڈ کرزن کے آتے ہی مختلف دماغوں میں الگ الگ

کھچڑیاں پکنے لگیں

وہ لوگ جو لیاقت کی پوٹ بغل میں اور بڑائی کا جنون دماغ میں لیے لیے پھرتے تھے یہ خیالی پلاؤ پکانے لگے۔ کہ بس اب دلدر دور ہوئے۔ اس لیے کہ اب زمام اختیار ایسے وائسرائے کے ہاتھوں میں ہے جو محض اپنی ذاتی لیاقت سے ترقی کرتے کرتے ہندوستان کی حکومت کے اعلیٰ منصب پر پہنچا ہے ضروری بات ہے کہ وہ لیاقت اور قابلیت کا قدردان اور جوہر شناس ہو۔ مگر ع خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم ؛ دوسرے جن لوگوں کو یہ خبط تھا کہ حکومت اور ریاست بس ایک وراثت ہے۔ اسکے لیے کسی خاص لیاقت یا قابلیت کی ضرورت نہیں وہ بھی کان ہوئے اور حکومت کی قابلیت پیدا کرنے کا خیال سوہان روح ہو گیا اس لیے کہ لارڈ کرزن زبان حال سے یہی کہتے تھے ع بندگی ! بہ پیرزادگی نظر نیست ؛ غرض کہ ملک میں ایک عجیب اضطراب آمیز مسرت تھی جو پہلے کسی حاکم کی آمد میں نہیں دیکھی گئی تھی۔ آنے کے بعد لارڈ صاحب نے اپنی اسپیچوں میں وہ سبز باغ دکھائے اور وہ ہتھیلی پر سرسوں جمائی کہ لوگ ہچ پچ جو نہ جا گئے۔ جب اون چلتے ہوئے فقروں پر عمل کا وقت آیا۔ تو "سخن درین است" کا عقدہ کھلا۔ روزے تو نہ چھوٹے مگر نماز گلے پڑ گئی۔ ہر شخص خیال ہندوستانی لگے گلے پھاڑ پھاڑ کر چلانے ع مرا بخیر تو امید نیست شر مرسان ؛ ذرا زور سے جو چلا تو آسمان سر پر اٹھا لیں بیٹھیں۔ چلو ذرا چپ سی پڑ گیا۔

گنگا الٹی بہنے لگی

بابو شنکر لال ایڈیٹر اخبار بلاشتیارک نے ایک ہزار روپیہ کا انعام اوس شخص کے لئے تجویز کیا ہے جو یہ ثابت کر دے کہ کنواری بیوہ لڑکی کا نکاح ہندو شاستر کے احکام کے رو سے ناجائز ہے۔ اور انجمن ترویج بیوگان و دوشیزہ بچہ نے چار پنڈتوں کو مقرر کر کے بھیجا ہے کہ وہ اس معاملہ میں بنارس۔ الہ آباد۔ کانپور۔ اور لکھنؤ کے برہمنوں سے گفتگو اور بحث کریں۔

اور پنجاب کے کسی گاؤں میں آریہ سماج والوں نے ۲ مسلمانوں کو آریہ بنایا۔

اسکو کون نہیں جانتا کہ بیواؤں کی شادی کو عیب سمجھنا مسلمانوں نے ہندوؤں سے سیکھا۔ اور یہی عیب اب آجکل کی جھوٹی شرافت کا نشان ہے۔ وہ لوگ جو شیخ کہلاتے ہیں انکے یہاں لڑکیوں کو بن جوانی خرافت کی وجہ سے زندہ درگور کر دیتے ہیں کوئی پوچھے کہ حضرات سادات! تمہارے بزرگ بھی اسکو عیب سمجھتے تھے یا نہیں بڑی سچوٹ پیدا ہوئے جنکی بیویوں کے مرنے سے تم سید کہلاتے ہو اونکی بیویوں اور بیٹیوں کا کیا حال تھا۔ پیغمبر کی اولاد اور ہندوؤں کی تقلید۔ اب انہیں پیرزادوں سے کہیں کہ ہندو زادے۔ خوب مرنے کی بات ہے کہ جنکی ریس دعویٰ شرافت کرتے ہیں وہ خود اب یہ سمجھنے لگے کہ یہ نہایت ہی قابل شرم بیہودگی اور جہالت ہے۔ ہندو تو اسلام کی پیروی کرنے پر آمادہ ہوں اور پیرزادگی کا دعویٰ ہندوؤں سے ...

اس انقلاب کا کچھ ٹھکانا ہے

پنجاب کے آریہ سماج والوں کی پیٹھ ٹھونکنی چاہیے کہ انہوں نے ۲ مسلمانوں کو آریہ بنایا۔ یہ دیکھو بات ہے کہ وہ مسلمان کس اصل و نسل کے تھے مگر ہمارے ملانے کیا کرتے ہیں۔ ہمیں شناسے اون کو مرنے تک کی فرصت نہیں آجکل بڑے مزے کے کاموں میں مصروف ہیں۔ جنت بغل میں جانے کی وجہ سے وہ بادی پھانکتے رہتے ہیں کہ کہیں جنت والوں کی بھیڑ نہ ہو جائے ذرا ذرا سی بات پر وہ مسلمانوں کو اپنی جنت سے خارج کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ کسی مسلمان کا پاجامہ ذرا نیچا ہوا۔ کافر۔ مونچھیں ذرا بڑھ گئیں کافر انگریزی لباس پہنا کافر۔ عمامہ کا شملہ ذرا کم ہوا کافر۔ انگریزی پڑھی کافر۔ مولوی صاحب کی دعوت نہ کی کافر۔ مولوی صاحب کے ہاتھ نہ گر ملتے کافر۔ مولوی بچارے کی بن کیا۔ اپنے بھائیوں پر جو کچھ اون کا سرمایہ ہے نثار کرتے ہیں۔ جب ایسے ایسے ضروری اور بزرگ کاموں میں مشغول ہیں۔ تو نکاح ثانی بیوگان یا اشاعت دین اسلام یا مسلمانوں کے مرتد ہونے سے روک تھام میں کون خیال کرتا ہے۔

بمبئی میں قوالی و ششن میں طوفان کا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ کی دعوت کر دو۔ اور اونکا ہاتھ پر دھر دو سارا رو چا ہواتے کھا ... بمبئی میں سب کے اچھے وظیفہ کی بچاری کا ہے جس میں جوہر ... زرنشانی ...

قحط ہند اور حضور ولیعہد صاحب

اب یہ سوال درپیش ہے کہ امسال باران سے ہندوستان میں قحط کا جو خوف پیدا ہو گیا ہے اس سے حضور شہزادہ صاحب شہزادہ ولیعہد کی تشریف آوری پر کہان تک اثر پڑیگا یہ امر مسلم ہے کہ گو حضور ولیعہد بہادر کے سفر ہند کے عزم کے اظہار کے وقت یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ ہندوستانیوں پر تحفہ تحایف کا بار نہ ڈالا جائیگا۔ لیکن ہندوستانیوں نے اظہار وفاداری کے لیئے جو لاکھوں روپیہ پانی کی طرح بہانے کا ارادہ کر لیا ہے اسے گورنمنٹ برطانیہ کیا کر سکتی ہے اور جب یہی بات ہے کہ ولیعہد کا نذرانہ ہوا ہو رکنے والی چیز نہیں ہے اور وہ دور اندیشی کو بالائے طاق رکھکر اپنے معزز شاہزادہ کی خاطر تمام مصیبتیں اور تکلیفیں جھیل لینے کو تیار ہیں تو ایسے وقت میں آپکا دورہ جلالی کہان تک مناسب ہوگا اگر کوتہ اندیش ولیعہد کو اپنا برا بھلا نہیں سوجھتا تو گورنمنٹ برطانیہ تو اونچی بات سمجھ نہیں۔ اوسکو تو ہرگز یہ زیبا نہیں کہ ایسے خوفناک وقت میں ہندیونکو کنوئیں میں گرتا دیکھکر بچانیکی کوشش بھی نہ کرے۔ ایسے وقت میں جبکہ غریب ہندی قحط کے مارے بھوکون تنگ آکر آہ وزاری میں مصروف اور نان شبینہ کو محتاج ہوں گے۔ حضور شہزادہ صاحب کی تشریف آوری پر رعایائے ہند کی بیجا خوشی انکے دلکے زخموں پر کیا کچھ نمک نہ چھڑکیگی۔ اور انکے جلتے ہوئے دل کی آہیں کیا کچھ اثر نہ دکھلائینگی حضور ولیعہد بہادر کو ضرور اپنا سفر ملتوی کرنا چاہیے اظہار ہو تب یہان تشریف لانا چاہیئے جبکہ تمام غریب دیسی آسودہ حالی کے باعث دلی خوشی کی ...

ترکی کا شرشتہ تعلیم

مدارس اسلامیہ کے طرز تعلیم میں جو کچھ نقصانات ہیں اون سے وہی لوگ واقف ہو سکتے ہیں جو یا تو دوسروں کے طریقہ تعلیم سے واقف ہیں یا جنہون نے طرز تعلیم کے حسن و قبح پر غور کرنے کی تکلیف اٹھائی ہے خصوصاً ہندوستان کے مدارس اسلامیہ کی تعلیم کا طریقہ اسقدر پُرنقص ہے کہ جبتک اوسکے دفع کرنے کی کوشش نہ کی جائیگی مدرسون میں خاطرخواہ ترقی نہیں ہو سکتی مگر ہمارے علما کبھی اوسطرف توجہ نہیں کرتے وہی پرانا طریقہ چلا جا رہا ہے اور اوسکی ترمیم کو بدعت سیئہ سمجھتے ہیں باوجودیکہ پہلے اسلامی مدارس کے طرز تعلیم میں یہ خرابیاں نہتیں مگر امتداد زمانہ سے رفتہ رفتہ جو خرابیاں اوسمیں داخل ہو گئی ہیں اونہیں دور کرنے کی کوشش نہیں کیجاتی۔ تعجب کی بات ہے کہ دوسری قومیں جو اسلامی تعلیم کی ترقی کے زمانہ میں علم سے بالکل بے بہرہ تہیں اور ہمارے علوم کی ترقی نے اون میں بھی تحصیل علم کا شوق پیدا کر دیا۔ وہ تو ہمارے پیشواؤن کے طرز تعلیم سے سبق حاصل کرکے اوس سے فایدہ اوٹھا رہے ہیں اور ہم یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اگر ہم وہ اچھے طریقے اختیار کرینگے تو عیسائیون کی تقلید ہوگی۔ یہ محض غلط خیال ہے عیسائیون نے اچھے طریقے ہمین سے حاصل کئے ہیں۔ خلیفۃ المسلمین حضور سلطان المعظم کو دیکھیئے کہ جنکو اونہیں اسلامی تعلیم کی ترقی کا بہت کچھ خیال ہے اور سا اونہون نے یہ حکم دیا کہ سررشتہ کی تعلیم کا طریقہ جیسا اچھا ہے تو ہیبے اطلاق نافذ زادہ یا کر ہماری سلطنت کے مدارس اسلامیہ میں یہی تعلیم کا یہی طریقہ اختیار کیا جائے۔ علمائے ہند کو چاہیئے کہ اگر کسی اور کا طریقہ تعلیم پسند نہ ہو تو اپنے ہی مدرسون میں ...

مسٹر براڈرک کی بوکھلاہٹ

مسٹر براڈرک نے ہماری پروتعزیز وائسرائے لارڈ کرزن کو استعفا دینے پر مجبور کرنے کو تو اچھی طرح کر لیا اور آخر کار اپنے استعفا بہی دلوا لیا۔ مگر جب اخبارات نے اسکی خبر شائع کر دی کہ یہ تمام باتیں مسٹر براڈرک کی ذاتی مخالفت اور خصومت کی وجہ سے ہوئی ہیں اور لارڈ کرزن سا مدبر اور اعلیٰ دماغ کا شخص ولایت میں جاکر مسٹر براڈرک کو ہرگز چین سے بیٹھنے نہ دیگا تو مسٹر براڈرک کے اوسان خطا ہو گئے۔ لارڈ صاحب کی قادر الکلامی اور قومی اثر سے مسٹر براڈرک اچھی طرح واقف ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ لارڈ صاحب یہان آکر ساری پارلیمنٹ کو ہلا دینگے اونہیں ایسی ذلت ہو گئی ہے کہ ایسا تعریف پیدا ہو شہرت طلب شخص ہرگز اسقدر ذلیل ہو کر خاموش نہ رہیگا۔ مخالفت نے مسٹر براڈرک کو اندھا کر دیا تھا اور اونہیں اوسوقت یہ نہ سوجھا کہ بڑے کی چیز کو چھیڑ رہا ہون۔ مگر اب وقت ہاتھ سے چلا گیا تو ہاتھ مل رہے ہیں کہ ہائے میں نے یہ کیا حماقت کی جو ایک زبردست شخص کو اپنا دشمن بنا لیا۔ اور لطف تو یہ ہے کہ شہنشاہ ایڈورڈ نے بھی لارڈ صاحب کے مستعفی ہونے پر ہمدردی ظاہر کی اب مسٹر براڈرک بوکھلائے ہوئے ہیں اور لوگوں کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ اس معاملہ میں ذاتی دشمنی کو کوئی دخل نہیں۔ میں نے جو کچھ کیا کونسل کے حکم سے کیا اور کونسل نے جو کیا ملکی مصلحت سے کیا۔ مجھے تو خود اونکے مستعفی ہونے پر سخت رنج ہوا ہے اور میری ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ لارڈ کرزن کے اختیارات وسیع کئے جائیں جو ناگوار واقعہ استعفا کا پیش ہوا اوسمیں بھی میں نے بہت کوشش کی کہ لارڈ صاحب کسی طرح مانجائیں کہ وہ اپنے استعفا ...

تقسیم بنگالہ اور برہمن و بابو

تقسیم بنگالہ کی تجویز پاس ہونے کے قبل ہندیون نے اسکی جو مخالفت کی۔ اور اوسکے نقصانات سے گورنمنٹ کو آگاہ کرکے اس تجویز پر قلم پھیرنے کی جو درخواست کی اوسکے دوہرانے کی کوئی ضرورت نہین۔ ہندیون نے تو بہت کچھ ہاتھ پیر مارے مگر ہوا وہی جو گورنمنٹ کو کرنا منظور تھا۔ لارڈ کرزن کی تجویز ہند کی پالیسی کا یہ بھی ایک دفعہ تھا۔ اور لارڈ صاحب پر اوسکا کامیابی کے ساتھ عمل مین لانا بھی فرض تھا۔ پھر غریب ہندیون کی چیخ پکار اس کو عزم و ارادے سے کیونکر پھیر سکتی تھی پارلیمنٹ کو سمجھانا بجھانا انہین کا کام تھا۔ اور جو کچھ ہوا انہی کی کوشش سے ہوا بنگالہ کے بابوؤن نے جب یہ دیکھ لیا کہ ہماری شکایتین اور درخواستین گورنمنٹ کے کان کے اندر گھسنے ہی نہین پاتین تو یہ خیال ہوا کہ کوئی ایسی ہی تجویز کیون نکرین جسپر عمل کرنا نکرنا ہمارے ہی اختیار مین ہو۔ اور گورنمنٹ کو اوس سے کوئی واسطہ نہو۔ اور دیسیون کا فائدہ بھی ہو۔ آخر یہ تجویز سمجھ مین آئی کہ انگریزی ولایتی اشیاء کے ذریعہ ہندیون کے کروڑون روپئے ولایت کھینچے چلے جاتے ہین اسلئے ہم حتی الامکان کوئی ولایتی چیز نہ خریدین اس تجویز کی عملی طور پر کہان تک پابندی کیجاتی ہے۔ اور بصورت پابندی کہان تک اونکی ضرورتین محض دیسی اشیاء سے رفع ہوسکتی ہین یہ تو آئندہ دیکھا جائیگا مگر یہ تجویز بہت ہی معقول ہے۔ گو تقسیم بنگالہ کی مخالفت کو ظاہری طور پر اس سے کوئی تعلق نہین مگر

بابوجی آئے ہین ڈور کی کوڑی

چونکہ پونہ کے برہمنون مین بھی بنگالہ کے بابوؤن ہی کا خمیر ہے اسلئے انہون نے بھی ایک جلسہ منعقد کرکے اس تجویز کی تائید کی۔ حاضرین جلسہ کو ولایتی اشیاء سے نفرت دلائی اور اس تجویز کی تعمیل کے تمام فوائد بتلائے گئے سنا گیا ہے کہ بنگالہ مین اسپر عمل شروع ہوگیا ہے اور چونکہ ایسے موقعپر کامیابی اوسیوقت ہوسکتی ہے جب ابتدا متمولین کی طرف سے ہو۔ اسلئے وہان اہل دول نے نفیس ولایتی کپڑون کے بدلے ہندوستان کے موٹے کھردرے پہننا شروع کردئے ہین۔ چونکہ بنگالیون کو اس امر کا یقین ہے کہ تقسیم بنگالہ کی تجویز لارڈ کرزن ہی کے دماغ سے نکلی ہے اور انہین کے زور دینے سے پاس بھی ہوئی ہے اسلئے انہین یہ بھی خیال ہے کہ ہم کوئی ایسی کارروائی کرین جس سے لارڈ کرزن کو بھی ذلت نصیب ہو۔ اور واقعی ایسی ترکیب نکالی کہ ولایتی تاجر ہمیشہ لارڈ کرزن کو کوسین گے اور اونہین نفرت کی نگاہ سے دیکھین گے کیونکہ ولایتی تاجرون کو جسقدر ایک ہندوستان کی بدولت تھی اور کہین نہین۔ ہندی ابتک صنعت و حرفت مین بہت ہی پسماندہ ہین اور انہین ذرا ذرا سی چیز کے لیئے ولایت کا محتاج رہنا پڑتا تھا۔ بخلاف اسکے برطانیہ کی دوسری نوآبادیون نے صنعت و حرفت مین بہت کچھ ترقی کرلی ہے اور اونہین ولایتی چیزون کی ذرا بھی پروا نہین اب ولایت والے لارڈ کرزن کو صلواتین سنائینگے اس تحریک سے ایک اور فائدہ یہ ہوگا کہ پارلیمنٹ اب یہ معاملہ دیکھکر تقسیم بنگالہ پر از سر نو بحث کریگی

مصر اور برطانیہ

مدت سے ہم یہی سنتے آئے ہین کہ ہماری معزز گورنمنٹ نے مصر کے انتظام کی تکلیف محض انسانی ہمدردی سے گوارا کی ہے چونکہ وہان کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی اور خوف تھا کہ اسقدر قدیم اور مشہور سلطنت کا بہت بُری طور سے خاتمہ ہوگا۔ اسلئے گورنمنٹ نے اس سلطنت کو بربادی سے بچانے کیلئے اسکے انتظام کی باگ اپنے ہاتھ مین لے لی اور اوسوقت ملک مین بغاوت کی آگ پھیلی ہوئی تھی اسلئے یہ بھی مناسب سمجھا گیا کہ انگریزی باقاعدہ فوج بھی باغیون پر رعب جمانے کیلئے وہان قائم کیجائے۔ گورنمنٹ کی یہ ہرگز نیت نہین کہ ہمیشہ کے لئے مصر کے ملکی انتظام مین پھنسی رہے یا اپنی فوجی قوت مستقل طور پر وہان قائم رکھے۔ جب شہر کی حالت تشفی بخش ہوجائیگی ہم اپنے ملکی اور فوجی افسرون کو واپس بلوالین گے۔ غرض یہ کہ گورنمنٹ نے یہی وعدہ کیا تھا اور ابتک اسی پر قائم ہے مگر اوس وعدہ کی تعمیل قیامت تک ہوگی یہ کیون نہ اودھار کبھی گئی ہو مگر ظاہر طور پر ابتک اسکی خلاف ورزی نہین کی گئی کئی مرتبہ یہ بحث پارلیمنٹ مین چھڑی کہ ہمین مصر کے معاملات مین دخل دیتے کو ایک عرصہ ہوگیا اور وہان کی حالت اب پورے طور پر تشفی بخش ہوگئی ہے اسلئے وہان کی فوجی قوت بتدریج گھٹا دینی چاہیے یہ سوال پارلیمنٹ مین محض اس امر کے اظہار کے لئے پیش کیا جاتا ہےکہ ہم ابھی اپنا وعدہ بھولے نہین ہین اور ہمین ضرور یہ خیال ہے کہ اوس ملک پر ہمارا کوئی حق نہین ہے۔ مگر ابھی اسمین ترقی کی بہت کچھ گنجائش ہے اور یہ بہانے ہی کا تھوڑا ممکن ہے یہی سوال جنگی کو تسلی کیلئے بھی پیش

معرکہ آرائی

رنگ نکھرا جوبن ابھرا فتنے برپا ہو چلے
قابل تعظیم ہو اوٹھتی جوانی آ چکی

حسن و عشق کے دونوں پہلوان ہو خبردار ہو چکے بدلے
رنگ دو سو نسبت کے سرشار پنچ خان عالی وقار سلمہ اللہ تعالیٰ
حسن و لطافت کے پھولوں کا گلدستہ پیش ہے لینا
لپکنا سنبھالنا۔ دونوں ہاتھوں سے۔ کہیں بیچ بچ
روز کار پھیل جائے تو آفت مچے اللہ دوستی و وفا
خوشبو سے مشام والا کو فلک نہم پر یا تحت الثریٰ
کے غار عمیق میں پہنچا دے۔ ادا جناب آج رنگ
... رنگا تو ... محبت ... کبھی غیرت
تو ہے و داغ کبھو ہی کی یادگاریں ہیں ... بند سے
ماسفید کلی کی سرگزشت کے لئے تشریف لگے
چہ خوش ہے یوسف کی ... ہوئی کہ ... پا
اس قابل ہیں کہ کوئی انکی جانب ملتفت ہو۔ اہل جناب
اپنا اور ان کے ... اخوا ہو ... کی
جماعت و ... الدور کے کارخانہ کی بنا ہوئی
ماریں ہیں۔ فرمائیے آپ کا نزول کس ... مطلب
سے ہے ... سر کھپانے کے ہو ماہدولت
کہ ... کے لئے بھی کچھ لائے ہو۔ پنچ خانم
ہنر تو ہے پنچ خان ... مدام ... کی بڑی
... ہے۔ آگے ... شریف کیا کم ... ہو
ہے جو ادھر مشق بنانا چاہتے ہو۔ ... چہ
آجکل دنیا مطلب سے معمور ہے۔ ہر ایک کو اپنی
پڑی رہتی ہے۔ خود کے قلیل منافع پر غیروں
کے نقصان کثیر کا خیال نہیں کیا جاتا۔ ابی توبہ
کیجئے۔ اب تک بہت سے باہمت حضرات ایسے
موجود ہیں جو دوسروں کے لئے اپنی سعی ...

کر دیتے ہیں۔ کتنی ایک معشوقان نازنین مشتاق کے
اضطراب اور تڑپنے کی تاب نہ لا کر وصل کی ہیں راضی
ہیں ان باتوں کو بالائے طاق رکھئے۔ جلدی
سے پہلے کوئی چاشنی دار کیفیت گرما گرم حلوے
کی طرح سنا ماہدولت کے دماغ کو خاصا باداہی حلوہ
بنا دیجئے۔ لو بالفعل ایجاب علیہ الغفران کسی
مہ جمال نازنین کا تصور باندھ کر حسن کے اقسام
بیان کرنے لگے ہیں۔ ہماری تو یہی التجا ہے کہ
خبردار ہو لے سے اپنے دل کو کسی کے گیسو
میں نہ الجھا لیجئے یوں ہی شامت اعمال نے دھکا
دیا ہے تو کسی بار ناز نین مہ جبین کے نذر
نقد دل کیجئے یار جلدی سے ... جب
ہمارے آگے ... جسم ... اتفاق بیٹھے ہوئے ہیں۔
کیا کہنے ابھی سے ... ٹھیک پڑی حضرت تھوڑی
کے دم لیجئے۔ ... دیکھ جمال گوشت ...
لئے ہاں ... قہقہہ کا ہم سودا ... جلد ...
اچھا آپ کی خاطر کئے لیتے ہیں۔ مہربانی۔ عنایت
ایں یہ مہربانی کس چڑیا کا نام ہے۔ ماہدولت
ایسے تکلفات کے عادی نہیں ... گزر ...
کیا سمجھے تھا ... یہ تو حسن اندر کا
فراش سلام تھا۔ حضور نے کچھ ایسے ہاتھ
دکھائے ہیں کہ سب کا ناپا ناپا رکھا ہے۔ جیسے
دیکھو آپ ہی کے قربت کا خواہاں۔ ...
دیکھ بھال کر اپنا چیلا بناتے ہیں۔ وحشت آباد
افریقہ والے کرخت بال سرخ آنکھیں ہمیشہ مشرب
حد اعتدال سے تجاوز کئے ہوئے رخسارے حسن
کی علامات جانتے ہیں۔ ... الحمد ...
آں زمین را آسمانے دیگر ست۔ عالم تہذیب
کے سیر کرنے والے بھی باہم مختلف ہیں یورپ والے
سنہری بال گربہ چشم ... حسن جانتے
ہیں۔ جیسی ... ویسے فرشتے۔ وہ اسی کے قائل ...

ہمارے منچلے ہندوستانی زندہ دل صاحبان نے
اسکی رسم میں ... انکا رکھا ہے۔ چوڑی چکلی پیشانی
ابرو سرگیں چشم ... قد
لب صراحی دار گردن۔ ابھرا ہوا جوبن پتلی کمر
مار پیچاں کی طرح بل کھاتے ہوئے گیسو جو سر سے
لٹکتے ہوئے تہی گاہ کمر کو بوسہ دیں۔ عشوہ و
ناز و غمزہ قیامت رفتار ... وغیرہ وغیرہ
اوصاف حسن میں شمار کئے جاتے ہیں ...
... سے دیوان کے دیوان معمور ہیں۔
حضرت شعرا نے کچھ کسر باقی نہیں رکھی۔ ارادت
قلبی بھی معاون حسن ہے۔ ہر ایک کو اپنی محبوب
شے پسند ہے۔ چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ سواد چہرہ
... کر گئے ہیں۔ اگر بچشم ارادت
نگہ کنید دیو فرشتہ اش نماید بچشم کروبی
والے ایجاب کی چشم حق بین میں حسن ظاہری
کے ہوتے ہوئے حسن باطنی نہیں تو سب فضول
ہیں۔ بہترین اخلاق اور حسن باطنی ہی موجب
فخر و مباہات ہو سکتی ہیں۔ جس ذات میں یہ
جوہر موجود نہیں وہ ایک تصویر سنگ کی مثل
ہے۔ بعض وقت سنگتراش اپنی صنعت کے
صدقے بڑی نایاب تصویر اور عمدہ نقش و نگار
بناتے ہیں لیکن وہ بجز سنگ کہلانے کے
اور کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ حسن کے ہوتے
ہوئے اخلاق اور عادات اچھی نہیں ہیں
تو یہ حسن آفت بلکہ ... ہے۔ حسن خلق
ہی کی طفیل ہم اپنے بھائیوں میں ممتاز ہو
سکتے ہیں۔ ظاہری صورت پر فریفتہ ہونا
بوالہوسی ہے۔ در اصل میدان ... کے لئے
حسن باطنی ہے۔ جس ذات عالی میں یہ صفت
موجود ہے وہ حسین اور بیشک حسین ہے اور
اوس کے قدموں کے نیچے آنکھوں کا فرش بچھا

مزلوا دار ہے ۔

لافت

حسن صورت سے ہے بہتر حسن سیرت لاکھ بار
وہ اگر ہے قالب خاکی تو یہ روح روان

بقلم

حضرت لسان الصدق ازیبی

مسلمانو اٹھو جاگو ذرا اس خواب غفلت سے
یہ موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دو دینی حمیت کا

پیارے سیف الحق - و حافظ الملک - مولانا مولوی پنچ بہادر صاحب ادام اللہ حجتہ و دستارہ علیک سلیک اور وقت پر او عظا کیجئے - لگے ہاتھ با وضو اسطرف قرنہ شریف کا لنگر گھما دیجئے کیون جی جب قرنہ شریف کا پیر بڑا آپ رہ بکار مین تو ساتھ ہی ساتھ قرنہ شریف کا ارجنی حکم سر بہا دکھلاتے مین جی ہان مرشد نا پنچ - اچھا پہ سنائیے آج کا یہ دولت آنجناب کو ہفتہ بھی ہو رہے ہیں لیٹا ہوا ملاحظہ فرماتے ہیں - ہان حضرت ہان آپکا زمانہ درست ہے حضور کا ارکا ہو اکہین نادرست ہوسکتا ہے خیر صاحب تکلیف کا باعث تو ادگل دیکھیے سبحان لطیف و کلیف تو ملا دیا کے پڑھنے منزلہ پر مطلب شریف کی تو سن ہی ڈالئے بسم اللہ سنائیے سرکار پنچ - ۱۸ اگست کے زعفرانی پرچہ مین بعنوان جاپان مین اشاعت اسلام والا مضمون بدولت نے شروع سے اخیر تک ذہن شریف کی ڈیوڑھی مین اوتار شاملا عدد آگچہ قیامت سے اور دو ہفتہ زیادہ تک قائم رکھو یہ مقولہ بہت ہی ٹھیک ہے کہ او کسی بھی ٹھیک ہے جب جاپان مین مان گئی تو

کٹی نوچ والے معمولیا حبیب اچو جاتا ہو یا ہو ہنا لپیٹ لپاٹ کر لائے ہے مدمان سا ناڑل ہونا پڑ چکے ہیں - اور اوسکی دیکھا دیکھی آریہ سماج والے بھی اپنی روٹی پر دال کھینچنے کے آمادہ ہیسے اوڑن کھٹولے پر سوار ہونے والے ہین اور عیسائی مشنری بھی ڈبل روٹی کی گھات مین لگے ہوئے ہیں - مگر قوم پر ہمارے دینی بھائی کیون مخملی گدے پر خواب خرگوش مین پڑے ہوئے خراٹے لے رہے ہیں - یہ تو بہت ٹھیک ثابت ہوچکا ہے بلکہ درجۂ صداقت پر بات پہنچ چکی ہے کہ جاپانیون کو مذہب اسلام مین جتنی صفائی اور ستھراپن نظر آتا ہے غیر مین نہین دکھائی دیتا - کیونکہ اسلامی توجہ کے باعث اب تک برابر خفتہ بیدار ہو رہا اون کے ہاتھ رہا اور اس مقدس مذہب کے مقابلہ مین سب مذاہب کو ہیچ جانتے ہیں جب اون غیریون مین اتنی محبت قلبی ہو تو اگر اونکو ذرا بھی ترغیب دیجائے تو امید ہے کہ بلا پس و پیش قبول کرلین بغیر مذاہب والے جب اپنا اپنا طوطا پڑھانے کے خیال سے جاپان گئے تو ہمارے دینی بھائی کوئی ایسے نہین ہے جو سچے دین کی اشاعت پر کمربستہ ہو جائین اور فیاضان ہند اپنے دریائے فیض کو جوش مین لائین اور چندہ کرکے چند علماؤن کو جاپان روانہ کرین اور وہ وہان اپنے خدائے وحدہ لاشریک کی وحدانیت اور جناب رسول کریم کی رسالت کا اقرار کرائین - ایسے وعظ و نصیحت سے امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ مین اسلام ہی اسلام نظر آنے لگے اور جا بجا اللہ اکبر کی صداؤن سے جاپان ! شان ایمان

ہو جائے - کیا عجیب اتفاق ہو - یہی دنیاوی اعزاز اور عزت ہیچ اور دینی اسلامیت یعنی اپنے مقصد و نجات کو موزون - تاکہ تمہاری دولت روز محشر کچھ کام کر جائے کیونکہ الدنیا مزرعۃ الآخرۃ کے لحاظ سے نیکی کے بیج بو ڈالو - وشہ یہ دنیا فانی ہے ایک دم آیا دوسرے کی امید نہین ملی دنیا دہان جان ہو جائے - ایمان مین نقصان نہ آجائے ورنہ بہت مشکل ہوگی - بھیا پنچ امید ہے کہ فیاضان ہند و معززان قوم ضرور بالضرور جاتی دہائی کی کوششون سے چند علماء کو جاپان روانہ کرہی دین گے - اگر چندہ جاری کیا جائے تو ایجناب علیہ الرحمہ بھی چندہ دہندوں کی فہرست مین بلا چون و چرا نیاچہ نام لکھوا دین گے - اچھا اب رخصت پھر اور کسی وقت -

لافت

کیا اٹک تھین اسکے عبدل و دولت کا
گر وہ کام ہمارین ہاتھ آئے باغ جنت کا

بقلم

پنچ بہ فرمان غ - ا - آزاد - ازدو تاروالی

انتظام نالہ گڈھ

یہ بدیہی بات ہے کہ جہان کا والی ملک بالکل ناخواندہ ہو بجز علاوہ کاہل اور سست وجود بھی ہو تو وہان کی رعایا بالکل تباہ و برباد ہوجاتی ہے چنانچہ ضلع شملہ کی کوہستانی ریاستون مین سے ایک نالہ گڈھ بھی ریاست ہے جو کہ دو اور روی حالت مین رہتی ہے - مگر وہان کا والی ملک ناخواندہ ہے اگر وہ سست اور کاہل وجود نہ ہوتا تو بھی ریاست کی حالت درست ہو سکتی تھی ایسی حالت مین راجہ کے مشیر اور

منصاحب نیز چالاک اہلکار اور بھی ریاست کو گزند
کرتے رہتے ہیں ہمارے نزدیک کونسل کا رہنا ناگزیر
ہے ٹھیک نہیں - ہمنے نہیں دیکھا کہ ممبران کونسل
سے بجز نقصان کے کچھ فائدہ بھی ریاست کو
پہنچا ہو - ہم اسوقت پورے طور پر اس امر
کی تردید کو تیار ہیں اگر گورنمنٹ پنجاب اس
ریاست کا انتظام اپنے کسی لائق آدمی کے ہاتھ
مین دیتی تو ممکن تھا کہ ریاست کو فائدہ پہنچتا
ہم نالاگڑھ کے راجہ صاحب کے لڑکپن میں کہ
۲۰ برس سے ہوں کونسل نے عمدہ انتظام کیا ہے
کیا عمدہ انتظام اسکو کہتے ہیں کہ ریاست مقروض
ہو جائے - خزانے میں خاک اوڑنے لگے ہمنے
کونسل کا کوئی انتظام لائق اور قابل اعتبار نہ دیکھا
افسوس بابو سندر سنگھ صاحب ایک تجربہ کار
اور بیدار مغز ہوکر ریاست کو مقروض ہونے دے
اگر بابو صاحب صرف راجہ صاحب کے مشیر اور
مصاحبوں کی رائے پر نہ چلتے اور اسقدر
فضول خرچ ہونے دیتے تو ممکن تھا کہ ریاست
ایسی کمزوری کی حالت میں نظر نہ پڑتی ہم
پھر بھی ذمہ لیتے ہیں کہ نصف خرچ میں ریاست
کا کام بخوبی چل سکتا ہے - بابو سندر سنگھ
کے بعد اب دیوان اندر سنگھ صاحب کے ہاتھ میں
انتظام کی باگ دیگئی گو تین چار ماہ سے ریاست
کے انتظام کا اچھا کام چل رہا ہے - مگر ہم امید
نہیں کرسکتے کہ سال دو سال بھی چل سکے کیونکہ
دیوان اندر سنگھ صاحب بابو سندر سنگھ صاحب
کے ساتھ ممبر کونسل رہ چکے ہیں ماسوا اسوقت
کے فضول خرچ عیش و عشرت کے مزے
ایسے نہیں ہیں کہ جو ان خیالات کو پیدا
نہ ہونے دیں ہمارے پاس بھی چند ہفتوں سے دیوان
اندر سنگھ صاحب کی تعریفوں میں چند الفاظ

نرمی کے ساتھ رعایا کی طرف سے آرہے ہیں جس سے
یہ امید ہوجاتی ہے کہ ریاست کا انتظام اچھا
ہو جائیگا - کیونکہ دیوان صاحب نے اسوقت
نیک نیتی اور رعایا پروری کا اچھا ثبوت دے
رکھا ہے جس کو ہم آئندہ ہفتے میں ظاہر کرینگے
اسوقت دیوان اندر سنگھ صاحب کو چند باتوں
کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں
کہ وہ بہت جلد غور و فکر کافی اور مناسب
انتظام کرینگے -

اول انتظام ریاست کا ڈپٹی کمشنر شملہ کی
اور منشا کے مطابق ہونا چاہئے یعنی جو لوگ
ریاست کے بدخواہ ہیں اور کمشنر صاحب تک
اونکی شکایات پورے ثبوت کے ساتھ پہنچ چکی
ہیں اونکو ریاست سے علیحدہ کر دینا چاہئے
خواہ راجہ کے مشیر اور مصاحب ہی کیون نہون
دویم کنور رگھنندن سنگھ برادر راجہ صاحب
مین جو عرصہ سے باہمی رنج چلا آتا ہے اوسکو
دور کرادین - ایسا کرنے سے دیوان صاحب کی عزت
کا باعث ہوگا - نیز جو تنخواہ کنور صاحب کی مقرر
تھی اور زمانہ کثیر سے نہین دیگئی اوسکا بھی
تصفیہ کرا دینا آپکی لیاقت اور نیک نیتی کا باعث
سمجھا جائیگا - سابق چالاک اہلکاروں نے اپنی
خورد برد کے لئے ایسی رکاوٹیں پیدا کر رکھی
تھیں جنکی وجہ سے ڈپٹی کمشنر شملہ کو بھی
ناراض ہونا پڑا - ان باتوں کے طے
کر دینے سے دیوان صاحب بیشک تعریف کے
مستحق ہو سکتے ہیں - (باقی آئندہ)

راقم زیڈ این - آفت - از مظفر نگر

حضرت طاعون بخش عفی اللہ عنہ کے حالات

پیرون کے پیر پنچ نونہال فقیر پنچ - شیر اکبر پنچ

عہد کے قوری پنچ علیک سلیک کا جو ہیں تو ورد
ایام طالفتنا[illegible] مدت سے پہچانا گیا - اب تو جو رفت
گرم مارننگ کرنے میں ہے وہ سلام رام کہنے نیز
خداوند اکبر کے شنے ہیں - وہ زمانہ گیا کہ آداب عرض
تسلیمات عرض کرتے وقت سر کو جھکاتے تھے
اور جو حرکت فرق اس امر کا اشارہ تھی کہ سر کو
جو کہ سر کو جو عقل کا مسکن ہے اپنے بزرگوں
کی خدمت میں بعجز و انکسار پیش کرتا تھا - آج
آجکل بہت کیا تو گڈ مارننگ کہکے خالی کھوپڑی
پاپی کا ساڈول سامنے رکھدیا - خیر اگر انگریزی
مذہب کے ڈول رکھتے ہیں تو پنچوں کے سر ترچ
طبو رکے درج میں آپکی خدمت میں جب کی
یہ حال پیش کرتا ہون کہ جس کام میں لگے
اور مزے اوڑائیے - یہ تو آنجناب کی سلامی
تمہید ہوئی - آگے خبر سنائیے - ایسی کہ جو
بے مانند لاثانی عدیم المثال بے نظیر ہو جب
ہو - ورنہ یونہی حضرت طاعون بخش جنگال کرتے
ہیں - موسم سرما و پائیز سرما میں آپ گرم کہا
کوئلے کی انگیٹھی و مرغی کباب اوڑاتے ہیں
موسم گرما میں اپنی پچھالی تو ندیدہ [illegible]
ہوگئے نری کنارے پہنتے ہیں آجکل بڑا کا
ہے آپ پنجاب کے اضلاع میں تفریح طبع
میں مصروف ہیں - آپ شتاب آکر کے بگرم
ڈھکوسلے ہیں کہ پیاس لگی تو پنجاب کی پانچوں
ندیوں میں بجھانے گئے ہیں - ابھی ظاہرا
تو پیاس بجھانے گئے ہیں مگر یار لوگ
تو تاڑ گئے آپ کا دل پنجاب کی نازنینون
پر آ گیا ہے - سرد ملک ہونے کی وجہ سے دعا
روز حسن تو ہمیشہ سر سبز رہتا ہے
کیون ہستاد پنچ بمبئی و دلی کو نہی آئے
تم بیچ تو ہم پانچوں سالارون مین ہی سہی -

سلیمانی نمک سے بعض رفع کرینگے مگر کہین ہندو دین کے گرو شنکر اچاریہ کی طرح یہ پانچون مذہبان مقسم ہوجاتے ہیں ان کے اور رموز شگرف و نکتہ دقیق باریک سنائین ایکے سال اخو جیپور مین برہمنون مہاجنون کا شکار غضب ہوا تھا۔ جیپور شریف مین برہمنی رودوار لڈو برہمنی مرہین بھوگ برہمن پہلے ہزار کھیر برہمنی خستہ کچوری لوہ مہاجنی گوڑے دال پوریان ایسی نصیب ہوئین کہ ایکے سال بیاز بھی زیادہ لگی۔ کچھ ناپیچ کسی کبھی۔ سید ہا صاحب ہے۔ برہمنون نے یہان کی سادہ لوح رعایا اور گاندھ کے بوڑے اثرا کو حضرت طاعون بخش کے قدم رنجہ کرنے کے وقت یہ جہالت دیا اور حاشیہ بندی کی دکھایا آئینہ بندی کے ۔ کہ اگر برہمن بھوجن کرایا جائے تو آفت ٹل جائے۔ الغرض جیپور کی عقلمندی تو جہاڑ شاہی عقلمندی ہے کہ اگر کسی کارِ خیر کے لیے چندہ طلب کیجئے تو گویا گھبرے رہ جاتے کہین پائی دو پائی کا خون ہوجائے تو خون آنکھون کی راہ نیچے سے چڑھ آئے۔ اگر کوئی آجائے ہزار تو او سر تسلیم شاہی ہزار ہا۔ مگر ایسے امید کے لحاظ سے تو جیپور کا دہین تجائے ہے کہ جس سے حسب منشا جو کچھ طلب کیجئے وہی موافق مراد حاصل ہو۔ بنئے بقال کا یہ حال کہ بعینہ جو فروش گندم نما اور کیسا بال۔ بھاؤ مین کم دین۔ تولنے مین کم انچھی ڈنڈیون مین اوگہ۔ تو کیا دکھاتے ہیں پارہ ہی بھر کر کھرڑی کر لیتے ہین کہ جسکو وزن بھاری کرنے کے لیے جدھر چاہا جھکا لیا۔ انکا یہ حال برہمنون کا یہ حال کہ حلال حرام مین تو تمیز کرنا ہی نہین سیکھے۔ کوئی قسم ایسی نہین کہ جس کے یہان کھانے سے پرہیز کرین۔ مفت خورے

قلندرون کے قلندر ہنو بنائے ٹکا کے بندہ ہمالیہ پربت کے گیدڑ۔ کھانے مین ایسے ہشیار کہ مزبلہ پر گیدھ مردار خوار۔ حضرت طاعون کو تو آپ جانتے ہی ہین۔ اسی تاک مین رہتے ہین۔ کہ کوئی فربہ اور اگر فربہ نہ ہو تو چکنی چپڑی مزور ہوڑون کے ٹکو کے لیے بہت جلد ایک دسی بلیغ کی گئی۔ کہ جنی آؤ جگت اسٹیشن پر ہی کر ویٹنگ روم مین آ بجو فرو کش کرا کر روانہ کرا دین مگر جناب وہان کوئی سفید چہرا تو تھا نہین کہ جھکے ہاٹ "ہوکم دہیر" سے جو تک جاتے۔ سیاہ چہرے کے ڈاکٹر تھے۔ مدور و سپہ کی بائیسکل پر بیٹھ کر داخل ہو آئے۔ یا قرطاسی نوٹ پر چڑہا مین اوڑ آئے۔ پھر کیا تھا شہر مین حشر برپا ہوگیا۔ برہمن وید لیکر نکلے۔ شاستر لیکر نکلے۔ چوراہے پچھ لئے۔ منتر پڑھنے لگے۔ دھوتی کھول کھول کر کیارتی تو بہ بجانے لگے۔ کہرام مچ گیا۔ نالہ و شیون سے آسمان گونجنے لگا۔ بنئے دھوتی کھول کھول کر بھاگ گئے مگر ان حضرات کو تو خدا کا خوف نہ رسول کا ڈر۔ فرمانے لگے کہ بدمعاشو تمنے رعایا کا مال کھایا اور فربہ تن قوی اندام بنے اب ہم تمہین نئی وید کرینگے۔ جیسا فرمایا ویسا ہی کیا۔ الغرض ایکے سال جیپور مین برہمن اور بنئے خوب ہی ہضم ہوئے۔ کنا گت کے لڈو۔ مُردنی کی خیراتی کچوری وغیرہ وغیرہ اشیا کی خوب کسر نکالی مگر بار غار سر شار رنج ایکبار ہی ہستی کچھ ڈالین۔ بڑے مزی کی جب ہے یاد پڑی مرنے کی ہو۔ کیون۔ ایکے سال جیپور مین

طاعون سے ایک بھی رنڈی نہین مری تھی یہ کیون مرنے لگی ہین حضرت سلامت تو نوشیروانی کرتے ہین۔ ان بیچاریون پر تو اور بھی چوٹین بہت پڑتی ہین سے کسی بیکس کو اسے بیداد گر مارا تو کیا مارا رنڈیون کو کیا مارتے۔ انپر تو انکی آل عزت تماشبین لوگ ہی نہین چین لینے دیتے۔ یار پہنچ ایک اور خبر گرما گرم چٹ پٹی مسالے دار سنو جب شہر مین پلیگ آیا تو یہان کے اہل اسلام مساجد و معابد مین گلے پھاڑ پھاڑ کر جو اذان چلانے لگے تھے اب بالکل نماز کا نام بھی نہین مزہ پروہ بالا پلیگ کی تاریخون مین جسکے نماز پڑھتے تو نظر آتے ہین ورنہ کیسی نماز کیسی پرہیزگاری۔

واقف

حضرت طاعون بخش کا ملاقاتی از جیپور

تاریخ ولادت

فرزند ارجمند جناب میر محمد حسین عرف بنّن صاحب
از نتائج خاکسار الکوزین احقر سید کاظم حسین
لکھنوی شاگرد جناب جاوید لکھنوی

بادہ خوارہے مبارک آج سے — دیدی اک ساغر بھرا ساقیا
اب تو ساغر تیری خم کی ہو — دیکھ وہ چلنے لگی ٹھنڈی ہوا
اب خدا حافظ مری توبہ کا ہو — وہ اٹھی کس کی جانب سے گھٹا
ہلکی ہلکی بوندیان پڑنے لگین — کان ہو تو سُن پپیہے کی صدا
خیر اسکے کیا غرض ساغر تو دے — پھر بتاؤن مین تجھے کیا ماجرا
زبدۂ اہل جہان محمد حسین — نام ہے جنکا شرافت کا پتا
نام ان کے باپ کا حیدر حسین — جو شہ مظلوم پر سے فدا
انکو خالق نے دیا فرزند ایک — خوش جمال و باحیا و مہلقا
ہے محمد حیدر اسکا نام پاک — طول عمر اسکو کرے خلق خدا
ہے جمادی الاولین کی آٹھوین — پنجشنبہ کی وہ شب جو پُر ضیا
مختصر ہے کہ تہا وقت خوشی — آیا دنیا مین جو وہ یوسف لقا

زیب شباب

خضاب والوں کی لن ترانیوں اور شایقین خضاب کی شکایتوں سے ماید ولت کا ناک مین دم آگیا تھا کسیکی تو یہ شکایت تھی کہ چند ہی روز مین رنگ بھورا پڑ جاتا ہے - اور کسیکی یہ شکایت تھی کہ اگر ایک ہفتہ لگانا بھول جائین تو ڈاڑھی شریفہ پر ایسی خاک اوڑنے لگتی ہے جیسے کسیکے چہرہ پر دیوالی کی رنڈی کی پھٹکار پڑگئی ہو - یہ شکایت تو بالعموم تھی کہ شیشی نمبر اول کی بدبو بھی نمبر اول کی ہے - بال تو کالے ہو جاتے ہین مگر دل بھی جل کے کالا کوئلہ ہو جاتا ہے - غرض یہ کہ متواتر شکایتون نے ماید ولت کے دماغ کو بھنا دیا تھا - آخر گھبرا کے خود اس فکر مین مستغرق ہو گئے مثل مشہور ہے جوئندہ یابندہ - خدا کے فضل سے ہمکو اپنی کوشش مین کامیابی ہوئی - ہمارے نزدیک جھوٹی تعریف جیسی بچون اور نطفہ حرامون کا کام ہے سا از ماناجاتا ہے کہ اگر لاکھ روپیہ کا بھی فائدہ ہو تو انشاءاللہ تعالے ایسے بے بنیاد فقرہ اپنے قلم سے ہرگز نہ نکلیگا - لہذا ناظرین کے اطمینان کے لیے اتنا لکھدینا کافی ہوگا کہ ہمارے خضاب نمبر اول کی بدبو بہت بلکہ نہایت کم ہوگئی ہے - اور پھر خوبی یہ کہ تمام خضابون سے قبل لیجئے شیشی ایک ایک اونس کی - اور قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنہ (عہ) پسند نہو تو واپس کردو

المشتہر مینجر

جاسوسونکی رپورٹین

ٹائمز نے ایک خاص مضمون لارڈ کرزن کے استعفا کے متعلق لکھا ہے اور عام اخبارون کے ساتھ اپنا بھی تاسف ظاہر کیا ہے - لکھا ہے کہ لارڈ صاحب نے غیر معمولی اعلی درجہ کی لیاقت سے اپنے کار دربار متعلقہ کو سرانجام دیا - لکھا ہے کہ گورنمنٹ نے بھی اپنی عظمت اور حالت کو قایم رکھنے کیلیے راستی سے کام لیا - اگر لارڈ کرزن اپنا چلا استعفا واپس نہ لیتے تو ذکی مال اندیشی کی ہم داد دیتے لیکن ہم یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ مسٹر براڈرک موجودہ وزیر ہند نے اپنے پیغامات جس طرز تحریر مین روانہ کیے تھے - اوس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسئلہ متنازعہ فیہ کا دوستانہ طرز پر وہ (براڈرک) فیصلہ نہین کر سکتے تھے ٹائمز نے اخیر مین امید ظاہر کی ہے کہ لارڈ کرزن کو جو قدرت نے اعلی قابلیتین دی ہین اون سے کام لینے کیلیے دوسرا میدان پڑا ہوا ہے - اخیر مین لارڈ منٹو کے وایسرائے ہند کے عہدہ پر تقرر کیے جانے پر گورنمنٹ کو مبارکباد دی ہے -

ٹائمز کا ایک نامہ نگار پورٹ سمتھ سے بذریعہ تار برقی اطلاع دیتا ہے کہ زار روس نے ایک کونسل منعقد کی تھی جس مین آخری طور پر بالاتفاق رائے یہ امر طے پایا کہ جاپان کیلیے مزید رعایتین نہ کیجائین -

جرمنی جدید نوآبادی ایسٹ افریقہ مین بغاوت کی آگ روز بروز مشتعل ہوتی جاتی ہے - گورنمنٹ جرمنی نے چین سے دو چہوٹے آہنپوش جہازات مشین کی توپون اور ڈیڑھ سو بحری سپاہ کے ہمراہ روانہ کر دیے گئے ہین - تازہ خبر ملی ہے کہ وہان کے وحشیون نے متواتر دو روز تک جرمن کیمپ پر حملے کیے - لیکن پسپا کر دیے گئے

علاوہ دیگر ملکی یورپین کارخانجات انجمن اور ایسوسی ایشن کے مسلمانان ہندوستان نے بھی لارڈ کرزن کے مستعفی ہونے پر اظہار تاسف کیا - جناب نواب سید امیر حسین صاحب کلکتہ اور جناب نواب زادہ نصراللہ خانصاحب بھی نے بھی - انکے استعفے پر افسوس ظاہر کیا - اور لارڈ کرزن کے پاس تار روانہ کیے ہین -

کہا جاتا ہے کہ امریکا کے پریسیڈنٹ روزویلٹ نے درخواست کی ہے کہ روس کو لازم ہے کہ جاپان کو ساغالین کا کل جزیرہ دیکر کل یا اوسکا جز جاپان سے خرید لے - اور اگر یہ مسئلہ فریقین کیلیے لایق بحث ہوا تو بعد ازان اوسپر رد وبدل کرے - کہا جاتا ہے کہ اگر روس ساغالین کا ایک حصہ خریدیگا تو اوسکی قیمت منجملہ کی روسی ریلوے جو چین کی تحویل مین دیجائیگی - اور روسی مجروحین و مقیدین کے اخراجات کی جو رقم جاپان کو دیجائیگی - اوسکے برابر ہوتی ہے -

بعد ازان خبر ملی ہے کہ کانفرنس آیندہ شنبہ تک ملتوی رہی - کیونکہ جاپانی ساغالین کا نصف حصہ روس کو ایک ارب بیس لاکھ ین (یعنے ڈیڑھ ارب ۲۰ لاکھ روپئے) پر فروخت کرنے کو مستعد ہین - اور اس مسئلہ کے متعلق ایم ڈی ویٹ زار روس کا عندیہ لینے کی خواہش رکھتے ہین -

گذشتہ دوشنبہ کی دوپہر کو بمبا بازار

واقع کلکتہ مین ایک سانحہ گذرا۔ میدان مین
دو پہلوان کشتی لڑ رہے تھے۔ تماشائیون کو
اسقدر شوق ہوا کہ کئی اشخاص قریب کے
ایک مکان پر جو زیر تعمیر تھا چڑھ گئے۔
مکان کے برآمدہ کی دیوار پر لوگ مشتاق آنکھون
سے جھانک رہے تھے۔ یکایک دیوار گر پڑی
چار اشخاص سخت مجروح ہوئے اسپتال
مین زیر علاج ہین۔ ایک کی حالت بڑی
خطرناک بیان کیجاتی ہے۔

موجودہ جدید منتخب شدہ وائسرائے
لارڈ منٹو ایک لبرل ہین یعنی آزادانہ خیال
رکھتے ہین۔ اور رعایا سے ہمدردی رکھتے ہین
گذشتہ ۱۸۸۰ء مین پہلے پہل آپنے پارلیمنٹ مین
میکزام ضلع کی جانب سے بطور لبرل ممبر کے درخواست
کی تھی۔

راجپوتانہ اور وسط ہند مین قحط کے آثار نمودار
ہین۔ اکثر جگہ خیراتی کام کھولے گئے ہین۔

آگرہ مین ایک بڑا ٹڈی دل آیا جس نے
سبز کھیتون کو سخت نقصان کیا۔

بنگالہ نیز جیپور کرولی وغیرہ ریاست گوالیار
مین بھی غربا قحط سے مخوف ہین۔

تمام شہر مدراس مین ہیضہ کی سخت شکایت
ہوگئی۔ فرنگی بھی بہت مرتے ہین۔

کونسل آف حضور کا آیندہ اجلاس شملہ
مین یکم ستمبر کو ہوسکا۔

کونسل آف بنگالہ مین قرض (کورٹ آف وارڈس)
کی موقوفی کا مسودہ قانون پیش کیا گیا۔

بابو راجندر اسٹیشن ماسٹر بہیرپور کو
بجرم خیانت ۳ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

ماہ جولائی مین ۳ کروڑ ۸۸ لاکھ کا مال
کلکتہ مین آیا یعنی ۲۰ لاکھ کم ہے۔

قلمرو نظام مین کلدار روپیہ موقوف کیا گیا
جو کوئی چلائیگا ۶ ماہ قید کی سزا پائیگا۔

تبت کے ساتھ ہندی تجارت براہ وادی
چمبی مین نمایان ترقی پائی گئی

آگرہ مین ہیراپور کے میلہ پر ایک لڑکا
غرقاب ہوگیا۔

لکھنؤ سے گورہ پلٹن ڈرہم لائٹ کا لانس
کارپورل جوزف ایوانس فرار ہوگیا ہے۔

سٹیشن آگرہ پر جمعرات کو چار فوجی گورون
نے دنگا کیا۔ چند افسر پولیس کو مجروح کر ڈالا۔

سرحد ہند خیبر کا ایک اور تشدد کی خبر آئی ہے
۵ پٹھانون کی ایک مسلح جماعت نے [illegible]
پشین ریلوے کے انگریز ملازمون پر یورش کر
حملہ کردیا ۲ آدمی سخت مجروح ہوئے گرفتار
کرلے گئے

احمد آباد کے طوفان مین تقریباً ۱۰ میل
تک ٹیلیگراف بالکل خراب ہوگیا۔ لیکن صرف
دو روز مین درست کر دیا گیا۔

ضلع یوسف زئی مین انہار کی آبپاشی
کے لیے ۷۰ لاکھ مین سرنگ کھدائی منظور ہوا

کلکتہ مین حال کے طوفان سے موضع
گنگا ملتی ویران ہوگیا۔ گورا پور کا پل بہہ گیا۔

دادری کانگڑا مین بارانی طوفان سے
بندر کا موضع معدوم ہوگیا۔ زراعت کا بیجہ
نقصان ہوا۔

دارجلنگ مین ٹیلہ اکھڑنے سے جو
جھیل بن گئی تھی وہ آپسے آپ پھٹ گئی
کچھ نقصان نہیں ہوا۔

کلکتہ سے آسنسول تک موٹر کارون
کی دوڑ کا مقابلہ کرینگے تاریخ ۲۹، ۳۰، ۳۱
جنوری آیندہ قرار پائی ہے۔

کانپور سے میرپور تک دخانی ٹرامویے
بنانا منظور ہوا۔ ۴ فٹ فراخ پٹری اور [illegible]
۴۴ میل لمبی ہوگی۔

اودیپور سے [illegible] تک ریلوے بنانیکے
کو سرکار نے رعایت عطاکی ۸۴ میل ہوگی۔

دولت علیہ کے محکمہ زراعت نے
عثمانی سفرا متعینہ لندن۔ پیرس۔ واشنگٹن
قاہرہ وغیرہ سے ترقی زراعت پنبہ کے متعلق
جو اسکیمین پہنچی ہین اونپر تمام ممالک محروسہ کے
کسانون کو عمل درآمد کرنیکا حکم ہوا ہے۔

دولت علیہ نے اپنے ممالک محروسہ کے
پیچھے رہنے والے کسانون کے حق مین جو سامانیات صحیح
زراعت کپاس کی غرض سے تجویز کی تھین انپر
عمل درآمد شروع ہوگیا۔ اور اس زراعت کی
ترغیب و ترویج کے لیے زراعتی بنک کھولنے
کا حکم ہوگیا ہے۔ مزارعین کو بھی کاشت
پنبہ کا شوق ہوگیا ہے جس سے امید کامل ہے
کہ یہ زراعت ملک مین عام ہو جائیگی۔

دولت علیہ نے جو کوشش سررشتہ ڈاک
کی اصلاح مین کی تھی الحمد للہ کہ وہ کامیاب
ہوئی۔ اب ڈاک کا انتظام بالکل یورپ کے سررشتہ
ڈاک کے برابر ہوتا جاتا ہے۔

سلطان المعظم نے سررشتہ تعلیم کو حکم دیا ہے
کہ ممالک اسلامیہ کا طریقہ تعلیم سوئٹزرلینڈ
کے طرز تعلیم کے مطابق رکھا جائے کیونکہ وہان
کی تعلیم عمدگی کے لحاظ سے یورپ بھر مین
مشہور ہے۔ خداوند تعالی حضرت امیر المومنین
کو اپنے دینی و دنیوی مقاصد مین کامیاب کرے۔

اودے پور مین صنعتی اور زراعتی
نمائش کا افتتاح جشن ہمایونی کے
روز قرار پایا۔

Doan's Medicines.

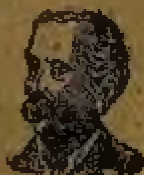
ڈون صاحب کی ادویات

ڈون صاحب کی مشہور ادویات اس ملک مین جدید ہونیکے باعث پبلک کو اون کے فائدون سے مطلع کرنا ضروری ہے۔ پہلے اس امر کا ظاہر کرنا ہم ضروری تصور کرتے ہین کہ جیمس ڈون کے نام سے تین متفرق دوائین مشہور ہین جن مین (۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ (۲) حبوب دافع درد گردہ (۳) ڈون کا مرہم۔ ابتدا مین ہم ڈون کے حبوب ہاضمہ سے جو قوت اشتہا پیدا ہوتی ہے اوسکا ذکر کرنا لازمی تصور کرتے ہین۔

(۱) ڈون کی حبوب ہاضمہ

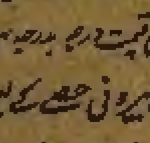
مذکورۂ بالا گولیان چھوٹی سفید رنگ کی جنبہ جڑی اور بوٹیون سے بنائی جاتی ہین۔ جگر۔ معدہ اور آنتون کے امراض مین اکسیر کا حکم رکھتی ہین جگر کو تقویت ملنے کے باعث خون تمام رگون مین آسانی سے دوڑتا ہے۔ معدہ کا عمل بھی زور مین جاری ہوتا ہے اور کل غلاظت آنتون سے صاف ہوکر نکل جاتی ہے۔ اور کل جسم مصفا اور سبک ہو جاتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مذکورۂ بالا دو تین گولیون کو شب کے وقت استعمال کرنے سے صبح کو صاف دست آجاتا ہے۔ بدن کو صحت۔ دماغ کو فرحت و تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ یہ گولیان مستقل طور پر استعمال مین لانیسے دائمی قبض۔ درد سر اور ضعف و نقاہت ہمیشہ کے لیئے دور ہو جاتی ہین اور قوت ہاضمہ کے ساتھ خون مصفا ہوکر بدن مین قوت اور توانائی آتی ہے تندرست جگر اور بدن مین ایک مرتبہ کھلکر دست آنا مفید طاعون اور دیگر اقسام بخارات سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ تجربہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ضعیف اور کم طاقت اشخاص مذکورۂ بالا امراض مین مبتلا ہوتے ہین اونکو بچانے کے لیئے سب سے مفید اور کارآمد مذکورۂ بالا ڈون صاحب کی گولیان ہین جو قوت ہاضمہ اور طاقت بخشنے مین اپنا نظیر نہین رکھتین خاص انہی وجوہات کے باعث ڈون کی حبوب ہاضمہ اس ملک مین اکسیر اعظم ثابت ہونگی کیونکہ اور جلاب کی طرح بدمزہ نہین ہین اور دیگر ادویات کی طرح ان مین کسیلا پن نہین ہے ہر ایک بعض آسانی سے ان گولیون کا استعمال کر سکتا ہے۔

آخر مین مذکورۂ بالا دوا سازکان گولیون کی قیمت کم رکھنے کیلیئے ہم شکر ادا کرتی ہین کیونکہ مفلس جو نچلے طبقے اور غریب بھی اسکا استعمال کرسکتا ہے۔ جیسے کہا گیا ہے



کہ حبوب ہاضمہ تی الحال تین طرح کی شیشیون مین آگئی ہین جنکی قیمت ۸ ر ۱/۸ عہ ۱۲/ ر فی شیشی ہے اگر شیشی کے بیرونی حصے کے لیبل پر جیمس ڈون کی تصویر نہوگی تو دوا کے اصل ہونے مین شک رہیگا۔ اگر کوئی صاحب نمونہ کی گولیون کے لیئے پی۔ او۔ باکس نمبر ۲۰ بمبئی کو خط لکھینگے تو مفت اونکے نام نمونہ روانہ کیا جائیگا۔

(۲) ڈون کی حبوب دافع درد گردہ



مذکورۂ بالا گولیان درد گردہ اور قبض کیلیئے عمدہ ہین جن اطبا اور ڈاکٹرون نے ان گولیون کا استعمال امراض مذکورۂ بالا کے مریضون پر کیا ہے وہ خود اسکے مداح پائے جاتے ہین کہا جاتا ہے کہ اسکے استعمال سے پیشاب کھلکر آتا ہے۔ اور گردہ کے علاوہ خون کے متعلق کل شکایتون کو دفع کرتی ہین۔ علاوہ ازین گٹھیا۔ امراض مثانہ وغیرہ کے لیئے مفید ہین۔ پیشاب کا رک رک کر آنا دفعتاً بند ہوجانا نیند کا نہ آنا ضعف اور فساد خون کے باعث جو متعدد امراض پیدا ہوتے ہین ان سبکو بیخ و بن سے اوکھیڑ دیتا ہے۔ ڈون کی حبوب دافع درد گردہ کی ایک شیشی کی قیمت ۲/۸ روپیہ ہے۔ اور اصل مال وہی ہے جسکے لیبل پر ڈون صاحب کی یہ تصویر بنی ہوئی ہوگی اور درخت کا ایک پتہ ہوگا۔



(۳) ڈون کا مرہم

یہ مرہم کھجلی۔ خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ بواسیر۔ ناسور وغیرہ

اگرچہ فساد خون کے امراض اور جلدی درد دون کیلیئے مفید اور اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ یہ اوسی سے بنایا گیا ہے اور کل اقسام کے زخم بھرنے مین اعلیٰ درجہ کا فائدہ بخش ہے انگریزی پرچون مین اسکی خوبیون کا ذکر کیا گیا ہے ہر بکس پر مذکورۂ بالا جیمس ڈون کی تصویر بنی ہوتی ہے اگر مذکورۂ بالا تینون ادویات کی طرف سے کوئی شخص ذاتی طور پر واقف ہونا چاہے تو ان تینون ادویات کا بذات خاص استعمال کرے۔

مجموعۂ صنایع نادرہ

منتخبات باقر برود جلد معہ فرہنگ

قیمت للعہ محصولڈاک ۳ر منشی محمد باقر بیگ محلہ میں کو نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل مل سکتی ہے۔ مہ فہرست مین پتہ صاف بخط نستعلیق ہونا چاہیئے۔

اطلاع ضروری ۱۔ جو خریدار پتہ بدلا چاہین وہ چٹ نمبر اور سابق پتہ ضرور لکھین۔ جواب طلب امور کے لیئے جوابی کارڈ یا ڈاک ٹکٹ آنا ضروری ہے ورنہ جواب صاف ہوگا۔ نمونہ کیلیئے ڈاک ٹکٹ آنے چاہیئین۔ خریدار نمبر اول قیمت کے (جبکہ وی پی کا غذ کا پیچ بھیجا جاتا ہے) ہر ایک کا اصل نمبر ضرور دینی ہوگی

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔